جناب مولانا عبید اللہ عفیف

فتاوے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے علاقے میں یہ رواج ہے کہ لوگ موسم سرما میں دو من مکی دے کر موسم گرما میں دو من گندم لیتے ہیں۔ یاد رہے کہ صاحب فتاویٰ ثنائیہ کا رجحان اس مسئلہ میں جواز کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا پوری تحقیق سے جواب بالتفصیل سے آگاہ کیا جائے، نیز جواب دیتے وقت مندرجہ ذیل فرامینِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی مدِنظر رکھیں:

(ا) عن عبادة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح سواء بسواء يدا بيد فاذا اختلفت هذه الاصناف فبيعوا كيف شئتم اذا كان يدا بيد (رواه مسلم)

(ب) وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا البر بالبر والشعير بالشعير والملح بالملح والتمر بالتمر الا سواء بسواء عينا بعين ولكن بيعوا البر بالشعير والشعير بالبر والتمر بالملح والملح بالتمر كيف شئتم يدا بيد رواه الشافعي

(ج) عن اسامة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الربا في النسيئة (رواه البخاري)

(د) عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على الناس زمان لا يبقى احد الا اكل الربا فان لم يأكله اصابه من غباره (رواه ابو داؤد)۔

الجواب بعون الوھاب والیہ المرجع والمآب

اقول وباللہ التوفیق وبہ استعین لاحول ولا قوۃ الا باللہ المبین

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جواب میں اپنی گذارشات پیش کرنے سے قبل ربٰو (بیاج) کی مختصر سی وضاحت کر دی جائے۔

"سود شرع میں زیادتی کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کی جائے درمیان عقد کے اور بیاج حرام ہے قرآن میں اور اس کی حرمت کا منکر کافر ہے اور بیاج دو قسم کا ہے۔ ایک نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا تھوڑی چیز کو بدلے بہت کے بیچنا۔ پھر اگر دونوں چیزیں پائی جائیں یعنی ایک اتحاد جنس اور دوسرا اتحاد قدر یعنی کیل و وزن تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دو قسم حرام ہے جیسے گیہوں کے بدلے گیہوں کہ جنس بھی ایک اور قدر بھی ایک کہ "کیل" ہے۔ اگر اتحاد جنس میں ایک چیز پائی جائے تو قسم اول حرام ہے اور قسم دوم حرام نہیں جیسے چنوں کے ساتھ بیچے کہ اس میں قسم اول حرام ہے اور قسم دوم حرام، اور امام مالکؒ کے نزدیک علۃ بیاج ان چیزوں میں جو حدیث میں آئی ہیں "ثمنیہ اور قوت مدخر ہوتا ہے پس ان کے نزدیک ترکاری وغیرہ میں جو ذخیرہ نہیں ہو سکتیں، بیاج نہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک ترکاری میں بھی بیاج ہوتا ہے۔" (حاشیہ ترمذی ص۲۳۶ مطبع نول کشور بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ، ص ۲۷۱، ج ۲)

"اقول ذھب عامتھم الی ان حکم الربا غیر مقصور علیھا باعیانھا انما یثبت لاوصاف فیھا ومتعد الی کل ما یوجد فیہ تلک الاوصاف کذا فی منھاج السنۃ" (تعلیقات سلفیہ، نسائی ج ۲، ص ۲۱۴)

یعنی جن جن اشیا میں یہ اوصاف پائے جائیں گے، ان میں ربٰو پایا جائے گا۔۔۔

۔۔۔ اور ربٰو ان چھ اشیا میں محدود نہیں۔ لہٰذا صورت سوال مذکورہ میں ازروئے تحقیق ایسی بیع جو دست بدست اور نقد بہ نقد نہ ہو، ربٰو ممنوع میں شامل ہے اور ایسی بیع قطعاً حرام ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

"عن ابی سعیدؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض لا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا منها غائبا بناجز وفی روایۃ عنہ الا یداً بید" (مسلم جلد ۲، ص۲۳، نسائی ج۲ ص۲۱۵ وبخاری مع الفتح الباری ص۳۰۵، ج۵، ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص۲۳۷، ج۲ واخرجہ ایضاً احمد والشافعی والمالک وعبد الرزاق بحوالہ تنقیح الرواۃ ج۲، ص۱۶)

"قال القاضی عیاض اتفق العلماء علی انہ لا یجوز بیع احدھما بالآخر اذا کان احدھما مؤجلا واحدھما غاب عن المجلس"

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مختلف جنسوں کی بیع صرف دست بدست ہی جائز ہے اور یہ علماء کا اتفاقی فیصلہ ہے۔ ایک جنس نقد اور دوسری ادھار یہ جائز نہیں۔ مگر امام نووی نے کہا ہے کہ اگر مجلس میں دونوں چیزیں موجود نہ ہوں اور بیع پختہ ہو جائے اور قبل افتراق اسی مجلس میں ان چیزوں کو ایک دوسرے کے حوالے کر دیا جائے تو اس طرح بھی جائز ہے کیونکہ "یداً بید" کے الفاظ اس کی اجازت دیتے ہیں۔

یعنی اس روایت سے یہ بات بطور اصول کے واضح ہو گئی کہ اختلافِ جنس کی صورت میں بیع کے جواز کے لئے ایک مجلس میں دونوں کی موجودگی ضروری ہے اور اگر ایسا نہ ہو گا تو بیع حرام ہو گی ——— چنانچہ یہ اصول معتبر روایات میں واضح طور پر پایا جاتا ہے۔

حدیث ۲:

عن عبادة الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذهب بالذهب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یداً بید فاذا اختلفت ھذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم" (نووی ج۲ ص۲۵، نسائی ج۲، ص۲۱۴ وابن ماجۃ ج۲،

ص۱۹۷ مطبع اصح الکتب کراچی، ترمذی مع تحفۃ ج ۲، ص۲۳۱، ابوداؤد ج ۲، ص۴۷۶)

اور تنقیح کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو احمد اور ابن ابی شیبہ نے بھی نقل فرمایا ہے۔ ان مذکورہ چھ اشیا میں سے ہر ایک جنس کی بیع اسی جنس کے ساتھ برابر برابر دست بدست جائز ہے۔ مگر جب اجناس بدل جائیں تو پھر زیادتی بھی جائز ہے مگر اسی مجلس میں ہر عوض ادا کرنا ہوگا اور تاجیل (تاخیر) جائز نہیں۔

یاد رہے کہ مسلم شریف کے علاوہ دوسری محولہ بالا کتب کی روایات میں "فاذا اختلفت الاصناف" کے الفاظ نہیں ہیں، بلکہ "بیعوا الشعیر بالتمر" وغیرہ الفاظ پر اکتفا کیا گیا ہے۔ مگر ابوداؤد کی عبارت انتہائی واضح ہے اور وہ یہ ہے:

"ولا باس ببیع البر بالشعیر والشعیر اکثرهما یدا بید واما النسیئۃ فلا (فلا یجوز)"

چنانچہ ابوداؤد حاشیہ ص ۴۷۶ میں ہے:

"لا تشرطان مع النسیئۃ مع اتفاق النوع واختلافہ وھو المجمع علیہ ومنع التفاضل فی النوع الواحد وھو قول الجمھور الخ"

یعنی اختلاف نوع کی صورت میں وعدے کے ساتھ بیع حرام ہے اور ایک جنس کے تبادلہ میں تفاضل بھی منع ہے اور یہ جمہور کا قول ہے اور یہی مجمع علیہ ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۵، ص ۲۸۶۔

حضرت امام نووی اس حدیث کے ذیل میں رقم طراز ہیں:

(قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یدا بید) حجۃ للعلماء کافۃ فی وجوب التقابض وان اختلف الجنس وجوز اسماعیل بن علیۃ التفرق عند اختلاف الجنس محجوج بالاحادیث والاجماع ولعلہ لم یبلغہ الحدیث فلو بلغہ لما خالفہ" (نووی ج ۲، ص۲۵)

یعنی اس مجلس میں تقابض بالجنس واجب ہے اور یہ اجماعی مسئلہ ہے شیخ اسماعیل بن علیۃ کے علاوہ کسی نے بھی جواز کا فتویٰ نہیں دیا

اور ان کا یہ قول احادیث صحیحہ اور اجماع کے ساتھ مجروح اور متروک ہے۔ ہوسکتا ہے کہ انہیں یہ روایات نہ پہنچی ہوں ورنہ آپ ایسے مقتدر محدث ایسا کس طرح کر سکتے تھے۔

علامہ سندھی نسائی کی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

(کیف شئتم) ای من حیثیة الحکیمیة والا فلا بد من مراعاة یدا بید۔"

یعنی کمی بیشی تو جائز ہے مگر دست بدست کی شرط اور رعایت ناگزیر ہے۔

امام ترمذی اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

"والعمل علی ھذا عند اھل العلم لا یرون ان یباع البر بالبر الا مثلا بمثل والشعیر بالشعیر الا مثلا بمثل فاذا اختلف الاجناس فلا بأس ان یباع متفاضلاً اذا کان یدا بید وھذا قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلعم وغیرھم وھو قول سفیان الثوری و الشافعی واحمد واسحاق وقال الشافعی والحجة فی ذالک قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعوا الشعیر بالبر کیف شئتم یدا بید" الخ

راقم کہتا ہے کہ مالک بن انس، لیث اور اوزاعی کا یہی قول ہے کہ اختلاف جنس کے وقت تقابض فی المجلس کی پابندی ضروری ہے۔

حدیث ۳:

"عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمر بالتمر والحنطة بالحنطة والشعیر بالشعیر والملح بالملح مثلا بمثل یدًا بیدٍ فمن زاد او استزاد فقد اربیٰ الا ما اختلفت الوانہ" (مسلم مع نووی ص۲۵، ج۲)

اس حدیث کے تحت امام نووی فرماتے ہیں:

"الوانہ ای اجناسہ کما صرح بہ فی الاحادیث الباقیة"

حدیث ۴:

حدثنا عبد الرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الفضۃ بالفضۃ والذھب بالذھب الا سواء بسواء وامرنا ان نشتری الفضۃ بالذھب کیف شئنا ونشتری الذھب بالفضۃ کیف شئنا قال فسألہ رجل یداً بید فقال ھٰکذا سمعت" (مسلم مع نووی ج ۲، ص ۲۵، نسائی ج ۲، ص ۲۱۶، فتح الباری ج ۵، ص ۲۸۰)

اس روایت کے تحت امام نووی فرماتے ہیں کہ:

"سواءً او متفاضلاً وشرطہ ان یکون حالا ویتقابضا فی المجلس"

یعنی کمی بیشی کی تو اجازت ہے مگر تقابض فی المجلس شرط ہے۔

یہ روایت امام بخاریؒ نے بھی نقل فرمائی ہے مگر یداً بید کے الفاظ نقل نہیں فرمائے۔

چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

"کانہ اشار بذالک الی ما وقع فی بعض طرقہ وقد اخرجہ مسلم عن عباد الذی اخرجہ البخاری من طریقہ وفیہ فسألہ رجل فقال یدا بید فقال ھٰکذا سمعت الی ان استدل بہ علی بیع الربویات بعضھا ببعض اذا کان یدا بید واصرح منہ حدیث عبادۃ ابن الصامت عند مسلم فاذا اختلفت الاجناس فبیعوا کیف شئتم" (فتح الباری ج ۵، ص ۲۸۰)

حدیث ۵:

"فقال عمر بن الخطاب کلا واللہ لتعطینہ ورقہ او لتردن الیہ ذھبہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الورق بالذھب ربا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربا الا ھاء وھاء" الخ (مسلم، ج ۲، ص ۲۴)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اوس بن حدثان سے سونا خریدا اور کہا کہ خادم کے آجانے پر تمہیں اس کے عوض چاندی ادا کر دی جائے گی۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسی بیع ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلاف جنس کے وقت تقابض فی المجلس واحد کو شرط قرار دیا ہے۔

نووی میں ہے:

"قال العلماء معناه التقابض ففيه اشتراط التقابض في بيع الربوي اذا اتفقا في علة الربا سواء اتفق جنسهما كالذهب بالذهب ام اختلف كالذهب بالفضة ونبه صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث بمختلف الجنس على متفقه" (مسلم مع نووی، ج ۲، ص ۲۴)

حدیث ۶:

"عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب ولا الورق بالورق ولا البر بالبر ولا الشعير بالشعير ولا التمر بالتمر ولا الملح بالملح سواء بسواء عينا بعين يدا بيد، رواه الشافعي وفي التنقيح الروايات اسناده صحيح ومتصل" (ج ۲، ص ۱۶۲)

حسب سابق یہ روایت بھی اپنے مفہوم کے لحاظ سے واضح نص ہے کہ اختلاف جنس کے وقت بھی بیع کرتے ہوئے "یدا بیدا" در مجلس واحد دونوں جنسوں کی وصولی شرط ہے۔

حدیث ۷:

"قال ابن عباس لكنني اخبرني اسامة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ربا الا في النسيئة" (بخاری مع فتح الباری، ج ۵، ص ۲۸۶) وفي رواية مسلم الربا في النسيئة رواه من طريق عبد الله بن ابي يزيد وعطاء جميعا عن ابن عباس انما الربا في النسيئة وزاد في رواية عطاء الا انما الربا في النسيئة وزاد في رواية طاؤس عن ابن عباس لا ربا فيما كان يدا بيد" (مسلم ص ۲۸۶)

ان روایات کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عباس بیع الصرف فی جنس واحد میں یدا بید "تفاضل" کے جواز کے قائل تھے۔ مگر جب انہوں نے ابو سعید خدریؓ کی روایت سنی، اس مسلک سے رجوع کر لیا۔ چنانچہ بیہقی میں ہے:

"قد روی عن ابن عباس رجوعہ من ھذہ الفتیا" (ص ۲۸۰) (حازمی فی الاعتبار ص ۱۶۵، ۱۶۶) رجوع ابن عمر فی المسلم ثابت"

لہٰذا اس وجہ سے بعض نے اسامہ کی اس روایت کو منسوخ قرار دیا ہے اور بعض اس روایت کو مجمل اور ابوسعید کی روایت کو مبیّن قرار دے کر مرجوح قرار دیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ابوسعید کی روایت منطوق کے لحاظ سے اسامہ کی روایت کے مفہوم پر مقدم ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ ربا اصغر کے حق میں ہے اور ابوسعید کی روایت ربا اغلظ کے حق میں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ روایت اختلاف جنسین کی اس بیع کی ممانعت کے لئے حجت ہے کہ جس میں ایک جنس موجود ہو اور دوسری نقد ہو۔ چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"اتفق العلماء علی صحۃ حدیث اسامۃ واختلفوا فی الجمع بینہ وبین حدیث ابی سعید۔ فقیل منسوخ لکن النسخ لا یثبت بالاحتمال وقیل معنی قولہ لا ربا الربا الاغلظ الشدید التحریم وقال فی آخر البحث قال ابو عبد اللہ یعنی البخاری سمعت سلیمان بن حرب یقول لا ربا الا فی النسیئۃ ھذا عندنا فی الذھب بالورق والحنطۃ بالشعیر متفاضلاً ولا باس بہ یداً بید ولا خیر فی النسیئۃ" (فتح الباری ج ۵، ص ۲۸۶، تحفۃ الاحوذی ج ۲، ص ۲۳۴، حاشیہ ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۶۴، تنقیح الالفاظ، حاشیہ نسائی سلفیہ ج ۲، ص ۲۱۶، تنقیح ج ۲، ص ۱۶۳، حاشیہ ابوداؤد ص ۲۷۶ بقلم حافظ ابن حجر عینی وکرمانی بالفاظ مختلفۃ

وقال النووی فقد قال قائلون بانہ منسوخ بھذہ الاحادیث وقد اجمع المسلمون علی ترک العمل بظاہرہ وھذا یدل علی نسخہ وتاولہ آخرون فتاویلات انہ محمول علی غیر الربویات الخ القول الثانی انہ محمول علی الاجناس المختلفۃ فانہ لا ربا فیہما من حیث التفاضل بل یجوز تفاضلہا یداً بید والقول

ثالث حدیث عبادۃ وابی سعید وغیرهما مبین فوجب العمل بالمبین والتنزیل المجمل علیہ (ج ۲، ص ۲۴۷)

بہر حال ان قاطعہ اور براہین ساطعہ کے مطابق، شارحین کی نگارشات کے تحت صورت مسئولہ یعنی مکی وغیرہ دے کر گرمیوں میں گندم لینا بالکل نا جائز اور حرام ہے۔ اور اس کا مرتکب شدید مجرم ہے۔ اسے توبہ کرنی چاہیئے۔ . . راقم الحروف کو یہی حق نظر آیا ہے . . . واللہ اعلم وعلمہ اتم!

خوشخبری

تنبیہ الغافلین (رسالہ نصیحت بے نمازاں) چھپ کر تیار ہو چکی ہے

کتابت قابلِ دید، سفید کاغذ، خوشنما رنگ دار ٹائیٹل

طرز بیان:

عاجز عبدالکریم نمانا ں — پیج ہکس اس دا ٹھاں ٹکاناں
واں دے بڑے پڑ پچھاں — حاضر خادم تا بسدار،
بے نمازا ہو ہوشیار — سرتوں فرض نماز اتار
اگے نماز نبوی بنائی — منظوم پنجابی کر چھپوائی
تاں جو پڑھ مومن بھائی — نجات ذریعہ آخر کار

بے نمازا ہو ہوشیار . . .

قیمت دو روپے — محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:

حکیم عبدالکریم ڈاکخانہ دواں رادھارام ضلع لاہور